السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ایک دفعہ اہل حدیث میں پڑھا تھا کہ شرب الدخان سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس کا حوالہ اخبار فرمایئں۔ (عبد لرحیم از پتوکی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے الفاظ ہیں۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسنکر ومفتر

ہر شے نشے والی اور فتورلانے والی چیز سے منع فرمایا۔ ‘‘ (جامع الصغیر سیوطی) شرب الدخان (تمباکو) سے دماغ میں نشے پینے والے کو فتور پیدا ہوتا ہے۔ ’’

دیگر

میرے نزدیک تمباکو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ یہ مضر ہونے کی وجہ سے داخل ویحرم علیھم الخبائث میں ہے۔ جو اصحاب اس کو جائز کہتے ہیں مجھے ان سے اختلاف ہے۔ مگر میں انکی نسبت برا گمان یا برا قول استعمال (نہیں کرتا۔ کیونکہ مسئلہ قیاسی ہے منصوصی نہیں۔ (33/13/1

تشریح

واضح ہو کہ حقہ کشی میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض حرمت کے قائل ہیں۔ ار بعض اباحت مع الکراہت کے اور بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ ردالمختار میں ہے۔

اضطربت اراء العلماء فیه فبعضھم قال بمراہته وبعضھم قال بحرمته وبعضھم باباحفه وافلردوه بالنالیف وفی شرح الوہبانیة یمنع ن بعث الدخان وشربه وشاربه فی الصوم لاشک یفطر وللعلامة الشیخ علی الاجھوره رسالة نقل فیھا انه افتی بحله من یعتمد علیه من الماة الذاهب الاربعة قلت والف فی حله سیدنا لالعارف عبد الغنی النا بلسی الحنفی رسالة سماہا انصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان واقام الطامة الکبري علی القائل بالحرمة اوالکراہتة فانھما مان شرعیان لابد لھما من دلیل ولا دلیل علی ذلک فانه لم یثبت اسکاره ولا تقتیره ولا اضراره وان فرض اضراره للبعض لایلزم منه تحریمه علی کل احد انتھی

اور شیخ عبد الحق زبیدی تحریر فرماتے ہیں۔

قد تکلم العلماء المتاخرون فی ذلک لانه لم یکن فی القرون السالفة فمنھم من قرط فی ذمة ومنھم من فرط مدحه ومنھم من توسط وقال انه مکروہ تحریما وہذا عندي احسن الاقوال واعد لھما افلا قاطع بتحریمة ولیس کل ذومنتن حراما والالکان اکل الثوم والبصل والفجل زالکراث حراما ہذا کله فی شرب دخانه واما امکله وشمه فھو مکروہ تنزیھا عندي لافلھما دون شرب دخانه انتھی

جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت کے قائل ہیں۔ ان کا قول ناقابل اعتماد ہے۔ اس واسطے کی حرمت موقوف ہے۔ اوپر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے حرمت پر کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی ہے۔ بلکہ جتنی دلیلیں وہ پش کرتے ہیں۔ کل کی کل ظنی ہیں۔ اور وہ بھی مخدوش اور جو لوگ اباحت مطلق کے قائل ہیں ان کا قول بھی قابل اعتماد نہیں۔ اس واسطے کہ ان کے دلائل بھی مخدوش ہیں۔ اور جو لوگ اباحۃ مع الکراہتہ کے قائل ہیں۔ ان کا قول البتہ قابل اعتماد ہے۔ یہ گفتگو حقہ نوشی میں ہے۔ رہا تمباکو کا کھانا ار استعمال کرنا اس کا ناک میں سو کوئی دلیل معتبر اس کی کراہت پر قائم نہیں اور تمباکو ایک پاک چیز ہے۔ اور اس کا دھواں بھی پاک ہے۔ پس اس کے پانی ناپاک ہونے کی کوئی وجہ نہیں اور دھویئں کی وجہ سے پانی جو متغیر ہوجاتا ہے۔ سو اس سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست کی وجہ سے پانی میں جب تغیر ہوتا ہے۔ تب پانی ناپاک ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کیوجہ سے تغیر ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ (ہمارے اتنے بیان سے معلوم ہوا کہ زید کا قول غلط ہے۔ زید کو لازم ہے۔ کہ بلادلیل کسی چیز کو حرام اور ناپاک کہنے سے احتراز کرے۔ (فتاویٰ نزیریہ ج 2 ص 502) (حررہ خلیل الرحمن عفی عنہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص78

محدث فتویٰ